327/25/6/12

Finding

Name of Scholar : FATIMA HAFEEZ

Name of Supervisor : PROF. QAZI OBAID-UR-REHMAN HASHMI

Department : URDU

Title of thesis : URDU ZABAN-O-ADAB AUR HINDUSTANI CINEMA, EK TAHQEEQI MUTALA

اردو زبان وادب اور ہندوستانی سنیما عنوان کے اعتبار سے بہت بڑا موضوع ہے جس کے تحت ہم نے سنیما میں اردو زبان کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔کل پانچ ابواب پر مشتمل مقالے کے ذریعے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہندوستانی سنیما میں ہمیشہ سے جو زبان رائج ہے وہ صرف اردو زبان ہے اس کے باوجود بھی اس زبان پر بہت کم لکھا گیا ہے رسائل، اخبارات کے علاوہ پریم پال اشک کی کتب ہی نظر آتی ہیں جو نا کافی ہیں۔

جب تک خاموش فلموں کا دور رہا تھیٹر زندہ رہا مگر سنیما کو زبان ملتے ہیں تھیٹر آہستہ آہستہ ختم ہو گیا ابتدائی برسوں میں ہی اردو زبان کی وجہ سے سنیما نے خوب ترقی حاصل کی۔ ہندوستانی سنیما میں ادب کی چاشنی پیدا کرنے والوں میں اردو کے کئی ادبا و مصنفین نے اہم کردار ادا کیا جیسے راجندر سنگھ بیدی، کمال امروہی، سعادت حسن منٹو، کرشن چندر۔ پریم چند، اختر الایمان، خواجہ احمد عباس، گلزار، عصمت چغتائی، وجاہت مرزا، ابرار علوی، راہی معصوم رضا، شہریار، کیفی اعظمی اور جاوید اختر وغیرہ شامل رہے۔اردو زبان کے تعلق سے سینما کی مقبولیت میں اردو زبان کا اہم کردار رہا ہے جسے ہم نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے کہانی، مکالمات اور نغمات۔تقریباً ۸۰ سال قبل ہندوستانی سنیما کی اوّلین بولتی فلم اردو زبان میں تھی آزادی سے قبل سہراب مودی، کمال امروہی اور کے۔آصف جیسے ہدایتکاروں نے اپنی فلموں کے لیے اردو سرٹیفکٹ حاصل کئے کہانیوں کے بعد ہم مکالمات کے لیے بات کریں تو سنیما کو تھیٹر کی قید و بند سے آزاد کرانے والے اردو مکالمات ہی تھے سراب مودی، چندر موہن، راجندر سنگھ بیدی، کمال امروہی، کے۔آصف، گلزار سلیم خان اور جاوید اختر کے مکالمات کے ذریعے اردو زبان کی عظمت کا سکہ تماشائیوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔اس کے علاوہ ہمارے یہاں فلمی صنعت کی کامیابی کا دارومدار نغمات پر بھی رہا ہے اوّلین اردو فلم 'عالم آرا' ہو یا 'کبھی الوداع نہ کہنا' ان سبھی کو کامیابی کا سہرا اردو نغمات کے ذریعے ہی حاصل ہوا ہے۔ان ستر اسّی سالوں میں کئی فلمیں ایسی آئیں جنھوں نے نغمات کی بدولت کئی اعزازات حاصل کیے جیسے نور جہاں، ہیر رانجھا، لیلیٰ مجنوں، سوہنی مہیوال، عید کا چاند، شمع، جنون، مغل اعظم، پاکیزہ، مرزا غالب، برسات کی رات، تاج محل، چودھویں کا چاند، محبت، نکاح، مدر انڈیا، ترشول، مسٹر انڈیا، تیزاب، رام تیری گنگا میلی، پریم روگ، حنا، آنند، دل سے، دل والے دلہنیا لے جائیں گے، کبھی الوداع نہ کہنا، اور کبھی خوشی کبھی غم وغیرہ وغیرہ ان سبھی فلموں کی کامیابی کا سہرا اردو نغمات کے سبب حاصل ہوا جس کا شرف فلموں میں اردو شعراء کو ہی

جاتا ہے، آرزو لکھنوی، فانی بدایونی، قمر جلال آبادی، قتیل شفائی، کیفی اعظمی، راجا مہدی علی خاں، شکیل بدایونی، ساحر لدھیانوی، مجروح سلطان پوری، حسرت جے پوری، گلزار، آنند بخشی اور جاوید اختر جیسے اردو شعراء ہی ان کامیاب ترین فلموں کے بہترین اردو نغمہ نگار ثابت ہوئے۔

فلمی دنیا میں کہانی، مکالمات اور نغمات کے سلسلے میں اردو ادیبوں و شاعروں کی خاطر خواہ پذیرائی بھی ہوئی ہے جن فلمی شعراء و ادباء کو ساہتیہ اکادمی، پدم بھوشن، اقبال سمان اور گیان پیٹھ اعزاز سے نوازا جا چکا ان میں کیفی اعظمی، ساحر لدھیانوی، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی، شہر یار، ندا فاضلی، مجروح سلطانپوری، گلزار اور جاوید اختر کے نام شامل ہیں۔

فلموں کی کہانیاں ہوں، عنوان ہوں، مکالمات ہوں یا نغمات اردو کے سوا کسی اور زبان میں ترقی نہیں حاصل کر سکتے ہاں مغربی تہذیب کے زیر اثر انگریزی زبان اور مقامی بولیوں کو بھی سنیما میں جگہ ملنے لگی ہے اردو زبان بقول معروف شاعر جاوید اختر:

''اردو+ ہندی + انگلش = ہنگلش (Hinglish) ہوگئی ہے۔''

تکنیکی طور پر آج کا سنیما بہت ترقی یافتہ ہو گیا ہے لیکن معیاری سنیما کو قائم رکھنے کے لیے آج بھی اردو زبان کا سہارا ہی لیا جاتا ہے جیسے سید مظفر علی کی فلم 'امراؤ جان' راجکپور کی فلم 'حنا' کرن جوہر کی فلم 'دل والے دلہنا لے جائیں گے'، 'کبھی الوداع نہ کہنا'، 'مائی نیم از خان'، 'تارے زمین پر' وغیرہ اس کی جیتی جاگتی مثالیں ہیں۔ ہماری نئی نسل کے فلمساز و ہدایت کار، مکالمہ نگار و نغمہ نگاروں کو ادب کا باقاعدہ مطالعہ لازمی نظر آتا ہے مکالمات کی ادائیگی کے لیے زبان سیکھنا، تاریخ میں شاعری کا مطالعہ کرنا اور سنیما میں اردو زبان کا معیار و مرتبہ بنائے رکھنے کے لئے سنیما کے اہل کاروں کو اس زبان کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہوگا تاکہ زبان کے معیار کے ساتھ بات بھی مستند معلوم ہو۔ ہر پہلو پہ نظر ثانی کرنے کے بعد یہ بات صاف طور پر واضح ہوگئی ہے کہ آج کا دور تکنیکی میدان میں کتنا بھی آگے کیوں نہ بڑھ گیا ہے معیار کو قائم رکھنے کے لئے اردو زبان کا سہارا ضرور لینا پڑتا ہے کبھی عنوان، کبھی کہانی، کبھی مکالمات تو کبھی شاعری کی شکل میں۔ اسی اردو زبان کی بدولت فلمیں گھر گھر تک پہنچی ہیں ناظرین کو اردو ادیبوں، مکالمہ نگاروں اور نغمہ نگاروں کو سمجھنے کا موقع بھی اسی زبان کی بدولت ملا ہے اور ان کی تحریروں، اصناف واشعار سے ہر خاص و عام انسان واقف ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ آخر میں اردو زبان کے تعلق سے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ہندوستان میں سنیما کو مقبولیت کا تاج پہنانے میں اردو کا اہم کردار ہے۔

ختم شد